بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل قادیان

روزنامہ

یوم پنجشنبہ

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۸ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۲ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع بذریعہ فون مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خداتعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ حسب معمول حضور نے دس بجے قرآن کریم کا درس دیا۔

قادیان ۱۸ ماہ وفا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خداتعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے ــــ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ کو قدرے افاقہ ہے۔ مگر ابھی حالت خطرہ سے باہر نہیں۔ احباب صحت کیلئے دعا فرماتے رہیں ــــ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کے متعلق شملہ سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ پرسوں غسل کے بعد ضعف ہوگیا تھا لیکن بعد میں طبیعت سنبھل گئی۔ احباب کامل صحت کیلئے دعا فرماتے رہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو بندش پیشاب کی تکلیف زیادہ ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

افسوس میاں غلام رسول صاحب درزی سکنہ گوجرانوالہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے۔ کل بعمر ۸۱ سال گوجرانوالہ میں وفات پا گئے۔ آج انکی نعش بذریعہ ریل لائی گئی۔ اور بعد نماز ظہر حضرت مولوی شیر علی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

جلد ۳۲ | ۲۰ ماہ وفا ۱۳۲۳ ہش | ۲۸ رجب سنہ ۱۳۶۳ھ | ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۶۸

الفضل قادیان ــــ ۲۸ رجب ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ اپریل ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

غیر احمدی علماء سے میل ملاقات

مولوی ابوالعطاء صاحب بعض غیر احمدی علماء کے ساتھ اپنی ملاقات کا ذکر کر رہے تھے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

ہماری جماعت کے خلاف علماء کا بہت سا فتنہ عدم ملاقاتوں کی وجہ سے ہے۔ اگر ان لوگوں سے تعلقات رکھے جائیں جن کے ہاتھ میں عوام کی نکیل ہوتی ہے۔ اور تعصب کی پٹی جو ان کی آنکھوں پر بندھی ہے۔ اس کو اتارنے کی کوشش کی جائے۔ تو رفتہ رفتہ شریف الطبع لوگوں میں یہ احساس پیدا ہو جائے گا۔ کہ مذہب الگ چیز ہے اور دوسروں سے شریفانہ معاملہ کرنا الگ چیز ہے۔ اس طرح جماعت کے خلاف غیر احمدی علماء کا فتنہ بہت حد تک دور ہو جائے گا۔ ہاں جن لوگوں کے دلوں پر خداتعالیٰ کی طرف سے مہر ہے۔ ان کو تو نہ ملاقاتوں سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ نہ خداتعالیٰ کے نشانات سے اُن کی اصلاح ہوتی ہے۔

دنیا کی جنت و دوزخ

فرمایا۔ دنیا بھی ایک عجیب چیز ہے۔ انسان اگلے جہان کی دوزخ اور جنت پر غور کرتا ہے حالانکہ ایک دوزخ اور جنت اسی دنیا میں چلتی پھرتی ہے۔ دو آدمی پاس پاس بیٹھے ہوتے ہیں۔ ایک کو کوئی صدمہ پہنچا ہوتا ہے۔ اور اس کے دل سے غم واندوہ کی وجہ سے آگ نکل رہی ہوتی ہے۔ لیکن پاس ہی ایک ایسا شخص بیٹھا ہوتا ہے۔ جس کو کوئی خوشی پہنچی ہوتی ہے۔ اور اس کے دل میں مسرت وانبساط کی وجہ سے لہریں اٹھ رہی ہوتی ہیں۔ وہ دونوں ساتھ ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں۔ لیکن نہ اسکی دوزخ اس کی جنت پر اثر کرتی ہے۔ اور نہ اس کی جنت اس کے دوزخ پر اثر کرتی ہے۔ بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ ایک ہی مجلس ہے۔ ایک ہی ماحول ہے مگر درحقیقت نہ ایک مجلس ہوتی ہے اور نہ ایک ماحول ہوتا ہے۔ ماحول کو دیکھا جائے۔ تو وہ بھی بدلتا چلا جاتا ہے۔ اور تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر کہیں جنت۔ کہیں دوزخ اور کہیں عرفِ عام والا اعراف نظر آجاتا ہے۔ اگر کوئی ایکسرے ایسا ہوتا جس سے انسان کی ان قلبی کیفیات کا اندازہ لگایا جا سکتا۔ تو معلوم ہو جاتا کہ ایک ہی مجلس ہے۔ لیکن حالت یہ ہے۔ کہ کسی کے دل میں غم کے جذبات ہیں۔ اور کسی کے دل میں خوشی کے جذبات ہیں۔ اور کسی کے دل میں اس لحاظ سے بالکل مساوات پائی جاتی ہے۔ گو یا کہیں جنت ہے کہیں دوزخ ہے اور کہیں عرفِ عام والا اعراف ہے۔ پھر ماحول کے علاوہ خود ہر شخص کی اندرونی کیفیت بھی اختلاف والی نظر آتی ہے۔ کوئی کسی خیال میں محو ہوتا ہے اور کوئی کسی خیال میں۔ گویا جہاں دکھ اور سکھ کی حالت ماحول کے لحاظ سے مختلف نظر آتی ہے۔ وہاں اندرونی کیفیات کے لحاظ سے بھی ہمیں اختلاف نظر آتا ہے۔ مثلاً اسی مجلس میں غالباً کوئی شخص یہ سوچ رہا ہوگا کہ دلی میں جو جھگڑا ہوا۔ اس میں مسلمانوں نے کیسی خرابیٔ ہمتیت کا اظہار کیا۔ کوئی شخص یہ سوچ رہا ہوگا۔ کہ میں فلاں چیز گھر میں چھوڑ آیا ہوں معلوم نہیں میرے واپس جانے تک وہ محفوظ بھی رہتی ہے یا نہیں۔ کوئی شخص یہ سوچ رہا ہوگا۔ کہ آج میری بیوی سے لڑائی ہوگئی تھی۔ اب نہ معلوم اس کا کیا حال ہوگا۔ کوئی شخص یہ سوچ رہا ہوگا۔ کہ میرا بچہ بیمار ہے۔ اس کے علاج کے لئے میں کس ڈاکٹر کو بلاؤں۔ ہر شخص اپنی اپنی دُھن میں مشغول ہوگا۔ غرض مجلس ایک ہوتی ہے نظر یہ آتا ہے کہ سب لوگ اکٹھے بیٹھے ہیں مگر حالت یہ ہوتی ہے۔ کہ قدم قدم پر اختلاف نظر آرہا ہوتا ہے۔ پس یہ ایک عجیب نظارہ ہے جو دنیا میں ہمیں نظر آتا ہے۔ کہ خداتعالیٰ نے ایسے پردے درمیان میں حائل کر دئے ہیں کہ جن کو کوئی دوسرا شخص اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لوگ اگلے جہان کے پردوں اور وہاں کی کیفیات پر بحث کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ یہاں بھی ہر انسان ایک پردہ کے پیچھے بیٹھا ہوا ہے۔ اور اس کے متعلق انکشافِ تام بجز خدا کے اور کسی کو نہیں ہوتا۔ انسان سمجھتا ہے۔ کہ وہ دوسروں کے سامنے بیٹھا ہے۔ حالانکہ سوائے خدا کے اور کوئی بھی اس کے حالات سے آگاہ نہیں ہوتا۔ کسی کو معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اس کا کیا حال ہے۔ اُسے غم ہے یا کسی فکر میں وہ مبتلا ہے۔ یا کوئی خوشی اس کو پہنچی ہوئی ہے۔ یا اس کا خیال میری طرف ہے یا کسی اور کی طرف۔ اللہ ہی ہے۔ جو جانتا ہے۔ کہ وہ دوزخ میں ہے یا جنت میں۔ یا کسی مجلس میں بیٹھا ہوا ہے۔ کیونکہ مجلس وہی ہے۔ جہاں خیالات کا اتحاد ہو۔ لوگ بظاہر ایک مجلس میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ مگر باطن میں کوئی اپنے بچوں کی مجلس میں بیٹھا ہوتا ہے۔ کوئی اپنی بیوی کی مجلس میں بیٹھا ہوتا ہے۔ کوئی اپنے دوست کی مجلس میں بیٹھا ہوتا ہے کوئی سیر اور تماشا کے خیالات میں محو ہوتا ہے۔ اور گو بظاہر یہی نظر آتا ہے۔ کہ وہ ایک جگہ بیٹھے ہیں۔ مگر درحقیقت وہ کہیں اور بیٹھے ہوتے ہیں۔ اور اللہ ہی ہے۔ جو ان کیفیات کو جانتا ہے۔ پس اگر ہم سوچیں۔ تو یہ دنیا بھی عجیب قسم کی ہے۔ بظاہر یہ نظر آتا ہے۔ کہ ہم ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ حالانکہ حقیقتاً ایسا نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ انسان اپنی جان کو بھی پوری طرح نہیں جانتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس کی حقیقت کو خوب سمجھ رہا ہوتا ہے۔ درحقیقت انسان کے تمام خیالات حبل الورید سے پیدا ہوتے ہیں۔ حبل الورید کے ذریعہ خون دماغ میں جاتا ہے۔ دماغ میں خون جانیکی وجہ سے حافظہ پیدا ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

اور قوت حافظہ کی وجہ سے انسان اپنی حقیقت کو سمجھنے لگتا ہے۔ پس دماغ کا تمام کام حبل الورید سے وابستہ ہے اگر حبل الورید کو کاٹ دیا جائے۔ تو دماغ بالکل معطل ہو جائے۔ لیکن انسانی دماغ بھی بسا اوقات اپنی حقیقت سمجھنے میں غلطی کر جاتا ہے بیسیوں آدمی سمجھتے ہیں۔ کہ وہ بڑے بہادر ہیں لیکن جب لڑائی کا وقت آتا ہے تو بھاگ جاتے ہیں۔ بیسیوں آدمی سمجھتے ہیں۔ کہ وہ بڑے صابر ہیں۔ لیکن بیماری یا مصیبت کے وقت سخت گھبرا جاتے ہیں۔ بیسیوں آدمی سمجھتے ہیں۔ کہ وہ بڑے سنگدل ہیں لیکن جب ان کے کسی عزیز کو کوئی تکلیف ہو۔ تو ان کا دل رقت سے بھر جاتا ہے۔ اور وہ ویسے ہی اپنے بیوی بچوں کے غم میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جیسے دوسرے لوگ مبتلا ہوتے ہیں۔ بیسیوں آدمی سمجھتے ہیں۔ کہ ان کی طبیعت سخت ہے۔ اگر کسی پر وہ ناراض ہوں۔ تو اسے معاف کرنا انہیں آتا ہی نہیں۔ لیکن غصے کے بعد ان سے ذرا نرمی سے بات کرو۔ تو وہ رونے لگ جاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے بلاوجہ ناراضگی سے کام لیا۔ اسی طرح بیسیوں آدمی اپنے آپ کو بڑا رحیم و کریم سمجھتے ہیں۔ لیکن کوئی شخص ان کا ذرا سا بھی قصور کر دے۔ تو انکا دل صاف ہونے میں نہیں آتا۔ اور وہ بڑے بڑے لمبے عرصہ تک اپنے دل میں اس کے متعلق بغض اور کینہ رکھتے ہیں۔ تو بسا اوقات انسان ایسے امور کے متعلق بھی غلطیاں کر جاتا ہے۔ جو اس کی ذات سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں بیسیوں لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جب ان کا کوئی عزیز مر جاتا ہے۔ تو وہ بعد میں اسے یاد کر کے ساری عمر روتے رہتے ہیں۔ لیکن زندگی میں حالت یہ ہوتی ہے۔ کہ اس عزیز سے ان کی ذرا سی لڑائی ہو۔ تو کہتے ہیں۔ میں تمہارا سر پھوڑ دونگا۔ بعد میں وہ اپنے کئے پر ہمیشہ افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ اگر ہمیں پتہ ہوتا۔ کہ اس نے مر جانا ہے۔ تو ہم یہ الفاظ نہ کہتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ اسی لئے فرمایا نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ کہ انسان کا اندازہ جو اپنی ذات کے متعلق ہوتا ہے۔ اس میں بھی وہ بیسیوں غلطیاں کر جاتا ہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں۔ کہ اس کی کیا حالت ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں بہادر ہوں۔ لیکن ہم جانتے ہیں۔ کہ وہ بہادر نہیں وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں رحیم و کریم ہوں۔ لیکن ہم جانتے ہیں۔ کہ وہ رحیم و کریم نہیں۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں بغض اور غصیلہ ہوں لیکن ہم جانتے ہیں۔ جب موقعہ آئے گا۔ اس کا بغض جاتا رہے گا۔ اور اس کے غصے کا نشان بھی نہیں رہے گا۔ تو بیسیوں دفعہ انسان اپنی حقیقت سمجھنے میں غلطی کر جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ اس کی کیسی طبیعت ہے۔ اور وہ اپنی آئندہ زندگی میں کیا کچھ کرنے والا ہے۔ ان حالات میں انسان کے لئے کامیابی کی حقیقی راہ یہی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف نگاہ رکھے۔ اور خدائی فیصلوں کو دیکھے۔ جب الٰہی فیصلے کسی شخص کی تائید میں ہوں۔ تو اسے اپنی غلطی محسوس کرنی چاہیئے۔ اور سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ میرا قدم غلط راستے پر ہے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ اللہ تعالیٰ غلطی کر جائے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ اور بیسیوں دفعہ ہوتا ہے۔ کہ انسان حقیقت کے سمجھنے میں غلطی کر جاتا ہے۔ بلکہ دوسرے کی حقیقت کا تو کیا ذکر ہے۔ اپنی حقیقت سمجھنے میں بھی وہ غلطی کر جاتا ہے۔ اس صورت میں ایک مومن کے لئے سلامتی کی راہ یہی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھے۔ اور اس کی فعلی شہادت پر غور کرنے کی عادت ڈالے اور اسی راہ کو اختیار کرے۔ جس راہ کی طرف اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اسے بلا رہی ہو۔

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ذریعہ پوری ہوئیں

میں دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کئی ایسی پیشگوئیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے پوری فرمائی ہیں۔ اب وہ لوگ جو مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مثیل نہیں سمجھتے۔ یا وہ لوگ جو مجھے جھوٹا قرار دیتے ہیں۔ ان کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ یہ بات کیا ہے۔ کہ ہم تو اسے جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ہم تو اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو مٹانے والا سمجھتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا سلوک یہ ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو پیشگوئی بھی پوری کرتا ہے۔ میرے ذریعہ سے پوری کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے متعلق رویاء دیکھا تھا۔ کہ وہ میرے سامنے آیا ہے۔ اور اس پر ندامت کے آثار ہیں اسی طرح ان کے ایمان کے متعلق آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی گئی تھی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سلسلہ احمدیہ کے شدید ترین دشمن تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں یہ رویاء پورا نہ ہوا۔ لیکن جب میرا زمانہ آیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں ندامت پیدا کی۔ چنانچہ میں ایک دفعہ بٹالہ گیا۔ تو وہ خود مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ اور میں نے دیکھا کہ ان پر سخت ندامت طاری تھی۔ کہ وہ شخص جس کی ساری عمر میں مخالفت کرتا رہا۔ اسی کے بیٹے کے سامنے مجھے جانا پڑا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس رویاء کو اس رنگ میں بھی پورا فرما دیا۔ کہ ان کے دو لڑکے تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان آئے۔ اور انہوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور بہت سی خوابیں ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے پوری فرمائی ہیں۔ اب پیغامی یا تو یہ کہیں کہ یہ خوابیں جھوٹی ہیں۔ اور یا پھر وہ یہ بتائیں۔ کہ یہ خوابیں آیا ان کے ذریعہ پوری ہوئیں۔ یا دوسرے مدعیان کے ذریعہ آخر وجہ کیا ہے۔ کہ جھوٹا بھی میں ہوں۔ فسادی بھی میں ہوں۔ خراب بھی میں ہوں۔ غاصب بھی میں ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو مٹانے والا بھی میں ہوں۔ لیکن آپ کی جو خواب بھی پوری ہوتی ہے میرے ساتھ پوری ہوتی ہے۔ ان کے ساتھ پوری نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دکھایا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے دل میں آخر ندامت پیدا ہوگی۔ اور وہ نادم اور شرمندہ ہو کر آپ کے سامنے آئیگا۔ مگر یہ واقعہ میرے ساتھ پیش آیا۔ مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ پیش نہیں آیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا۔ کہ مسیح موعود یا آپ کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کا سفر کرے گا۔ یہ پیشگوئی بھی میرے ساتھ پوری ہوئی پیغامیوں کے ساتھ پوری نہیں ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مرزا سلطان احمد صاحب کو رویا میں دیکھا۔ اور ان کے متعلق کہا کہ یہ [illegible]

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا لرزہ براندام کر دینے والا ارشاد تقویٰ اللہ رکھنے والوں کے لئے

ایک شخص مستری اللہ بخش نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا۔ جب خدا تعالیٰ نے حضور کو اتنے بڑے بلند مقام پر پہنچا دیا ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی مقام نہیں۔ تو حضور مخالفین کے الزامات کے متعلق خدا تعالیٰ سے فیصلہ کیوں نہیں چاہتے۔ احمدیت کی ترقی میں بڑی حد تک یہی اعتراضات روک بنے ہوئے ہیں۔ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا۔

"روک بنے ہوئے ہیں تو خدا تعالیٰ خود اسکو کھڑا کر دے گا۔ جو روک نہ ہوگا۔ روک والے کو دور کر دے گا۔ آخر اگر میرا دعوےٰ سچا ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ مجرم ہے کہ اس نے اس شخص کو کھڑا کیا۔ جو اسلام کی ترقی میں روک بن رہا ہے۔ اور اگر میرا دعویٰ جھوٹا ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ مجھ کو ذلیل کرے گا۔ یہ تو واضح امر ہے" ۔

انصار سلطان القلم کے تحریری مقابلہ میں مضمون بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ وفا ہے۔ موضوع "ظہور مصلح موعود اور ہماری ذمہ واریاں" (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس خواب کو پورا کرنے کی توفیق بھی مولوی محمد علی صاحب کو نہ ملی۔ اسی طرح دوسرے مدعیان کو نہ ملی۔ بلکہ توفیق ملی۔ تو مجھے ملی۔ اور میرے ذریعہ سے ہی مرزا سلطان احمد صاحب نے احمدیت قبول کی۔ پس کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحیح جانشین ہیں ان کے ذریعہ تو اللہ تعالیٰ اپنی خبریں پوری نہیں کرتا۔ اور میرے ذریعہ سے ان کو پورا کر رہا ہے۔ یہ مان لیا۔ کہ جماعت کی اکثریت نے غلطی کی۔ اور مجھے یونہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مثیل تسلیم کر لیا۔ لیکن یہ عجیب بات ہے۔ کہ ان کے نزدیک خدا بھی غلطی کر رہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو اس نے وعدے کئے۔ ان کو جب بھی پورا کرتا ہے بجائے مولوی محمد علی صاحب یا عبداللہ صاحب تیماپوری یا غلام محمد صاحب کے ذریعہ پورا کرنے کے میرے ذریعہ پورا کرتا ہے۔ پس یہ ایک عجیب تماشہ ہے کہ غیب سے جب بھی کوئی بات ظاہر ہوتی ہے۔ میری تائید میں ظاہر ہوتی ہے۔ ان کی تائید میں ظاہر نہیں ہوتی۔ اس میں درحقیقت لوگوں کے لئے ایک بہت بڑا نشان ہے بشرطیکہ وہ انصاف اور تقویٰ سے کام لیں۔ بندوں سے غلطی ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا بھی نعوذ باللہ غلطی کا مرتکب ہو جائے۔ یہ مان لو۔ کہ ہماری جماعت کو جو ترقیات حاصل ہو رہی ہیں۔ وہ اتفاقی ہیں۔ مگر پیشگوئیاں تو اتفاقی نہیں ہو سکتیں۔ جو چیز اتفاقی ہو سکتی ہو۔ اور الہام میں بھی اس کا ذکر آجائے۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ وہ الہام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ بلکہ نفسانی یا شیطانی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کو ان باتوں کے بتانے کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ جو اتفاقیہ طور پر ہو جانے والی ہوں۔ ہم کہیں جا رہے ہوں۔ اور ہمارے سامنے کوئی پیڑ آجائے۔ تو کوئی شخص نہیں کہا کرتا کہ سامنے پیڑ ہے یا جا رہے ہوں اور سامنے پہاڑ نظر آ رہا ہو۔ تو کسی کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کہ سامنے پہاڑ ہے۔ اسی طرح جو اتفاقی امور ہوں۔ ان کے متعلق خدا تعالیٰ کو الہامات میں خبر دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ وہی باتیں بتاتا ہے جو غیب سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور جن کو پورا کرنا کسی انسان کی طاقت میں نہیں ہوتا۔ پس غور کرنے والی بات یہ ہے کہ آخر وجہ کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام پیشگوئیاں میرے ساتھ پوری ہوتی ہیں۔ غیر مبائعین کے ساتھ پوری نہیں ہوتیں۔ اسی طرح اور لوگ جو مدعی ہیں ان کے ساتھ پوری نہیں ہوتیں یہ ایک زبردست ثبوت ہے اس امر کا کہ جس خدا نے یہ پیشگوئیاں کی ہیں اسی خدا کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مثیل ہوں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اکثر پیشگوئیاں میرے ذریعہ سے پوری ہو رہی ہیں۔ تازہ واقعہ ہی دیکھ لو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ ہم دہلی گئے ہیں۔ اور بخیریت واپس آ گئے ہیں۔ اس کے بعد الہامی طور پر یہ الفاظ آپ کی زبان پر جاری ہوئے الحمد للہ الذی اوصلنی صحیحا (تذکرہ صفحہ ۵۳۶) اس رؤیا کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی دہلی تشریف نہیں لے گئے۔ لیکن چونکہ خدا اس پیشگوئی کو پورا کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس دفعہ کے سفر دہلی میں یہ پیشگوئی بھی پوری ہو گئی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مرزا سلطان احمد صاحب کے متعلق جو یہ دکھایا گیا۔ کہ آپ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے فرما رہے ہیں۔ کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ یہ خبر بھی آپ نے ہماری والدہ کو نہیں دی۔ بلکہ میں نے یہ خبر ان کو دی۔ اور بتایا کہ مرزا سلطان احمد صاحب نے بیعت کر لی ہے۔ اور اب وہ ہمارے حقیقی بھائی بن گئے ہیں۔ اسی طرح اور بہت سی پیشگوئیاں ہیں جو میرے ہاتھ پر یا میرے زمانہ میں پوری ہوئیں۔ مثلاً زلزلۃ الساعۃ کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی تھی۔ یہ زلزلہ بھی میرے زمانہ میں آیا۔ اگر اس قسم کی پیشگوئیاں جمع کی جائیں۔ تو میں سمجھتا ہوں ایک کثیر تعداد ایسی پیشگوئیوں کی نکل آئے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک یہ بھی الہام ہے۔ کہ مسیح العرب اور آپ نے اس کی تشریح میں فرمایا تھا۔ کہ شائد مقدر ہو۔ کہ ہم عرب میں جائیں (تذکرہ صفحہ ۵۱۶/۵۱۷) مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام عرب میں نہیں گئے۔ بلکہ میں عرب میں گیا۔ اور یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ مسیح موعود حج کرے گا۔ یہ پیشگوئی بھی میرے ذریعہ سے پوری ہوئی۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ میں نے احرام بھی اسی مقام سے باندھا جس مقام کا احادیث میں ذکر آتا تھا۔ مجھے خود اس حدیث کا علم نہیں تھا۔ جب میں حج سے واپس آیا۔ اور حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا۔ کہ میں نے فج الروحا سے احرام باندھا تھا۔ تو آپ فرمانے لگے۔ دیکھو وہ پیشگوئی بھی پوری ہو گئی جس کا احادیث میں ذکر آتا تھا۔ کہ مسیح وہاں سے احرام باندھے گا۔

اب یا تو یہ سمجھا جائے کہ خدا تعالیٰ نعوذ باللہ غلطی کر رہا ہے۔ کہ اسے ان پیشگوئیوں کو پورا کرنا چاہئیے تھا مولوی محمد علی صاحب پر۔ لیکن وہ مجھ پر پورا کر رہا ہے۔ اور یا پھر یہ سمجھا جائے۔ کہ میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مثیل ہوں۔ اس بات کے تصفیہ کے لئے کسی لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں۔ دیکھنے والی بات یہ ہے۔ کہ وہ کون شخص ہے جس کے ساتھ وہ وعدے پورے ہو رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے تھے۔ جس شخص کے ساتھ بھی پیشگوئیوں کی یہ شہادت موجود ہو۔ ہم اسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صحیح قائم مقام سمجھیں گے۔ اس لحاظ سے جب بھی کوئی شخص دیانتداری کے ساتھ غور کرے گا۔ اسے یہی کہنا پڑے گا۔ کہ خدائی فیصلہ اس حصہ کو میرے ساتھ ہی مخصوص قرار دیتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کی طرف یہ حصہ نہیں جاتا۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ کہ جب کوئی شخص مر جاتا ہے۔ تو گورنمنٹ اگر وہی سلوک جو اس کے ساتھ کیا کرتی تھی۔ اس کی اولاد سے بھی کرنا چاہتی ہے تو کسی ایک بیٹے کے متعلق فیصلہ کر لیتی ہے۔ کہ ہم اسے اس کے باپ کا قائمقام سمجھتے ہیں۔ اس کے بعد خواہ کوئی شخص شور مچائے۔ یہی کہا جائے گا کہ تم گورنمنٹ کے فیصلہ کو دیکھو کہ وہ کس کو قائم مقام قرار دے رہا ہے۔ اسی طرح اس معاملہ میں الٰہی گورنمنٹ کے فیصلہ کو دیکھنا چاہیئے۔ اور غور کرنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے الہامات میں جو وعدے کئے گئے تھے۔ وہ میرے ذریعہ سے پورے ہو رہے ہیں۔ یا مولوی محمد علی صاحب کے ذریعہ۔ اگر میرے ذریعہ سے پورے ہو رہے ہیں۔ تو ہم کہیں گے کہ لوگ خواہ کچھ کہتے رہیں خدائی گورنمنٹ کا فیصلہ یہی ہے۔ کہ وہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مثیل اور آپ کا صحیح قائمقام سمجھتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ میرے وقت میں اور میرے ذریعہ سے وہ وعدے پورے کئے جا رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے تھے۔ مولوی محمد علی صاحب یا کسی اور مدعی کے ساتھ وہ وعدے پورے نہیں کئے گئے۔

جماعت احمدیہ دھرم کوٹ بگہ کی قرارداد

۱۶ر جولائی بعد نماز فجر جماعت احمدیہ دھرم کوٹ بگہ کا غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں پیغامیوں کی فتنہ پردازی کیخلاف حسب ذیل احتجاجی قرار دادیں منظور کی گئیں۔

(۱) جماعت احمدیہ دھرم کوٹ بگہ کا یہ اجلاس پیغامیوں کی اس فتنہ پردازی اور غلط پراپیگنڈا کے خلاف جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے ادھورے فقرات پیش کر کے لوگوں کو محض جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال دلانے کیلئے کر رہے ہیں۔ نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ حضور کے اس خطبہ جمعہ میں حسب ذیل الفاظ کی موجودگی میں کہ:۔

"کسی ماں نے کوئی ایسا بچہ نہیں جنا اور نہ قیامت تک کوئی ایسا بچہ جن سکتی ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ سکے"

حضور پر یہ ناپاک الزام لگانا۔ کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن کی مشہور سیرگاہ ہائڈ پارک میں صداقتِ اسلام پر مباحثات

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن تحریر فرماتے ہیں :-

پہلا مباحثہ

۵ر مئی کو ہائڈ پارک میں پہلا مباحثہ ہوا۔ موضوع قرآن وانجیل کی تعلیم کا مقابلہ تھا۔ میں نے قرآن مجید سے ان اصول کا ذکر کیا۔ جن سے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ اور مختلف قوموں اور مختلف مذاہب کے درمیان اتحاد کی بنیاد ڈالی جاسکتی ہے۔ میرے مدمقابل مسٹر گرین نے مسیح کی آمد کے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ جب وہ دنیا میں آئیں گے۔ تو امن قائم ہو جائے گا۔ نیز کہا کہ دفاعی جنگ بھی نہیں کرنی چاہیئے۔ میں نے قرآن مجید سے جنگ کے متعلق اصول بیان کئے۔ جس کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ ایک شخص نے جو معزز اور سمجھدار معلوم ہوتا تھا۔ مجھ سے یہ کہتے ہوئے مصافحہ کیا۔ کہ گو میں عیسائی ہوں۔ لیکن پھر بھی میں کہتا ہوں۔ کہ مجھے آپ کی تقریر بہت پسند آئی ہے۔ جب میں نے اسلام کی تعلیم عفو وغیرہ کے متعلق بیان کی۔ تو بعض کہنے لگے۔ یہ تو بالکل ہماری تعلیم کی طرح ہے۔ نیز میں نے انجیل سے بتایا۔ کہ مسیح جب دوبارہ آئے گا۔ تو وہ لوگوں سے کیسا معاملہ کریگا۔ وہ تو مخالفوں کو ہمیشہ کی آگ میں ڈالے گا۔ مسٹر گرین نے کہا۔ قرآن میں لکھا ہے کہ کافروں کو قتل کرو۔ میں نے کہا جب مسٹر گرین پوری آیت پیش کریں گے۔ تو میں اس کا جواب بھی اسی آیت سے دوں گا۔ اگر یہ حکم عام ہوتا۔ تو پھر مصر، شام، فلسطین وغیرہ ممالک میں عیسائیوں کا کوئی فرد نہیں پایا جانا چاہیئے تھا۔ بھلا کیا یہ درست ہے۔ کہ کوئی شخص مسیح کے اس قول کو پڑھے۔ "یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں۔ بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں"۔ اور کہے کہ انہوں نے تو خونریزی کی تعلیم دی۔ حاضرین میں سے بعض نے کہا یہ بالکل ٹھیک ہے۔ ایسا استدلال درست نہیں۔

دوسرا مباحثہ

دوسرا مباحثہ ۱۲ر مئی کو ہوا۔ موضوع مباحثہ پہاڑی وعظ کا قرآن مجید کی تعلیم سے مقابلہ تھا۔ لیکن اصل موضوع پر بحث شروع کرنے سے پہلے مسٹر گرین نے قرآن مجید سے کفار کے قتل کے متعلق آیات پڑھیں۔ میں نے انہی آیات سے ثابت کر دیا۔ کہ ان میں قتل کا حکم ان کافروں کے متعلق ہے۔ جو میدان جنگ میں لڑنے کے لئے آئے۔ اور پہلے حملہ آور ہوئے۔ غرضکہ اسلام دفاعی جنگ کو جائز قرار دیتا ہے۔ اور آج تمام مہذب اقوام محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی پیروی کر رہی ہیں۔ اور عیسائیت کی تعلیم کی اپنے عمل سے پر زور تردید کر رہی ہیں۔ عقلمند اقوام ہمیشہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی پیروی کریں گی۔

مسٹر گرین نے پہاڑی وعظ سے صرف یہ بات پیش کی۔ "تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا۔ اپنے پڑوسی سے محبت رکھ اور اپنے دشمن سے عداوت۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں۔ کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔ اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا مانگو"۔ اور کہا کہ یہ سب تعلیموں سے افضل تعلیم ہے۔ میں نے قرآن مجید سے ہمسایہ سے محبت اور دشمنوں سے نیک سلوک کی تعلیم بیان کرتے ہوئے مندرجہ ذیل سوالات کئے۔

۱۔ یہ قول کہ کہا گیا تھا۔ کہ دشمن سے عداوت رکھو۔ کسی جگہ پرانے عہد نامہ میں مذکور نہیں۔

۲۔ انسانوں کا سب سے پہلا اور بڑا دشمن شیطان ہے۔ کیا شیطان سے محبت رکھنی چاہیئے۔

۳۔ یسوع مسیح نے اس کے خلاف خود کہا۔ "اگر کوئی میرے پاس آئے۔ اور اپنے باپ اور ماں اور بیوی اور بچوں اور بھائیوں اور بہنوں بلکہ اپنی جان سے بھی دشمنی نہ کرے۔ تو میرا شاگرد نہیں ہو سکتا"۔ جو لفظ دشمن کا پہلے قول میں مذکور ہے۔ بعینہ وہی لفظ اس جگہ استعمال ہوا ہے۔ گویا مطلب یہ ہوا کہ اپنے بچوں اور بھائیوں اور بہنوں سے دشمنی رکھو۔ مگر دشمنوں سے محبت۔

۴۔ ہمیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ کہاں تک یسوع مسیح نے خود اس اصل پر عمل کیا۔ اس پر میں نے ان کے سخت الفاظ کا ذکر کیا۔ جو انہوں نے فقیہوں اور فریسیوں کے متعلق استعمال کئے۔ وہ ان سوالوں میں سے کسی ایک کا بھی معقول جواب نہ دے سکا۔

سوالات کے موقعہ پر جب ایک شخص نے جنگوں کے متعلق اعتراض کیا۔ تو میں نے کہا۔ یسوع مسیح نے آسمانی بادشاہت کی مثال بیان کرتے ہوئے خود ظالموں کے قتل کو جائز قرار دیا ہے۔ انہوں نے آسمانی بادشاہت کی ایک بادشاہ سے مثال دی ہے۔ جس نے اپنے لڑکے کی شادی پر لوگوں کو کھانے کے لئے دعوت دی۔ مگر انہوں نے دعوت کو قبول نہ کیا۔ اس نے پھر اپنے نوکر بھیجے۔ مگر پھر انہوں نے انکار کیا۔ اور بعض تو اپنے کاموں پر چلے گئے۔ اور جو باقی رہ گئے۔ انہوں نے ان پیغام رسانوں کو قتل کر دیا۔ تب بادشاہ نے اپنی فوج بھیجی اور ان قاتلوں کو تہ تیغ کیا۔ اور اس مثال میں بادشاہ سے مراد خدا ہے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظالم حملہ آوروں سے جنگ کرنا اس مثال کی رُو سے بالکل جائز تھا۔

مباحثات کے اختتام پر بعض امریکن افسروں سے گفتگو ہوئی۔ اور انہیں لٹریچر بھی دیا گیا۔ ۱۹ر مئی کو مسٹر گرین نے بیماری کا عذر کیا۔ اس لئے اس روز مسٹر عبدالعزیز صاحب اور میر عبدالسلام صاحب نے تقریریں کیں۔ اور سوالات کے جوابات دئے۔ آخر میں میں نے چند سوالات کے جوابات دئے۔

ملاقاتیں

ایام زیر رپورٹ میں مسٹر ہیرس اور مسز سائس آئے۔ ان سے مذہبی گفتگو ہوئی۔ اور لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ اسی طرح ایک جرمن عورت آئی جو ایک سیلونی مسلمان کی بیوی تھیں۔ اور بیس سال ہوئے پہلے بھی مسجد میں آئی تھیں۔ مسٹر ٹامس اور مس ٹامس جو پہلے مسجد میں آئے تھے۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ وہ پھر کسی روز آئیں گے۔ اور یہ کہ انہوں نے اپنے دوستوں سے اس امر کا ذکر کیا ہے۔ کہ یسوع مسیح کی قبر ہندوستان میں ہے اور وہ سن کر بہت متعجب ہوئے۔

وزراء اعظم کو لٹریچر بطور تحفہ

ایام زیر رپورٹ میں مسٹر جان کرٹن پرائم منسٹر آف آسٹریلیا اور فیلڈ مارشل سمٹس ساؤتھ افریقہ اور مسٹر میکنزے کنگ کینیڈا ایک کانفرنس میں شمولیت کے لئے لنڈن تشریف لائے جب کانفرنس ختم ہوگئی۔ تو ان سے خطوط کے ذریعہ دریافت کیا گیا۔ کہ اگر وہ ملاقات کے لئے وقت دے سکیں تو میں انہیں ایک کتاب بطور تحفہ دینا چاہتا ہوں۔ ورنہ بذریعہ ڈاک بھیجدی جائے گی۔ فیلڈ مارشل سمٹس کے پرائیویٹ سکرٹری کی طرف سے جواب ملا۔ وہ پسند تو یہی کرتے تھے۔ کہ اپنے ہاتھ سے کتاب لیتے۔ لیکن کام کی کثرت کی وجہ سے ملاقات کے لئے وقت دینا ناممکن ہے۔ اس لئے انہیں تین کتابیں۔ احمدیت۔ تحفہ پرنس آف ویلز اور اسلام بذریعہ ڈاک بھیجدی گئیں۔ ہائی کمشنر کینیڈا کا بھی اسی کے مطابق جواب ملا۔ انہیں بھی بذریعہ ڈاک کتب بھیجی گئیں۔ ان کے متعلق دوسرے دن شائع ہوا۔ کہ وہ کینیڈا پہنچ گئے ہیں لیکن ہائی کمشنر آف کینیڈا نے شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ خط اور کتب انہیں کینیڈا بھیجی جا رہی ہیں۔ مسٹر جان کرٹن وزیر اعظم آسٹریلیا کے پرائیویٹ سکرٹری نے لکھا۔ کہ مسٹر کرٹن پسند یہی کرتے تھے۔ کہ آپ سے خود کتب لیتے۔ لیکن سیاسی کاموں میں مشغولیت

ناظرینِ الفضل سے ایک عرض

جس طرح خاکسار الفضل میں تبلیغی اشتہارات دے رہا ہے۔ اس طرح وہ چاہتا ہے۔ کہ ہندوستان کے مختلف مقامات کے اخبارات و رسالجات میں بھی اشتہار دے۔ اس لئے براہ مہربانی اپنے علاقہ کے اخبارات مخصوصاً ماہوار رسالوں کے پتے خاکسار کو روانہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

خاکسار عبداللہ الہ دین سکندرآباد (دکن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی وجہ سے انہوں نے مجھ سے کہا ہے۔ کہ میں کتب وصول کر لوں۔ ٹیلیفون پر وقت مقرر کرکے میں ان سے آسٹریلیا ہوس جا کر ملا اور کتابیں پیش کردیں۔ اور جماعت کے حالات بھی بتائے خصوصاً آسٹریلیا کے قریب جاوا۔ سوماٹرا وغیرہ کی جماعتوں کا خاص طور پر ذکر کیا۔

درخواست دُعا

آخر میں تمام دوستوں سے دعا کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اہل مغرب کے دلوں میں حق کی قبولیت کے لئے القاء کرے۔ آمین

اعلان نکاح

جمعدار کلرک بابو عنایت اللہ صاحب ولد منشی محمد بخش صاحب کا نکاح ۱۳ کو بعد نماز عصر حضرت مولوی شیر علی صاحب نے مسماۃ امتہ اللہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری علی محمد صاحب کے ساتھ بعوض مبلغ ۔/۶۰۰ روپیہ مہر پڑھا ہے۔ سید محمد شریف انچارج شعبہ رشتہ ناطہ ۱۷ ۔

بیوگان کا نکاح اور جماعت احمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ میں سے ایک خلق یہ تھا۔ وتکسب المعدوم (بخاری) یعنی آپ اپنے عمل سے اُس نیکی اور خلق کو زندہ کرتے تھے۔ جو متروک العمل ہو چکا ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے حکم وانکحوا الایامیٰ منکم کے ماتحت خود بھی بیوگان سے نکاح کیا۔ اور دوسروں سے بھی اس اسلامی حکم کی تعمیل کرائی۔ مگر موجودہ زمانہ میں ہندوؤں کا اثر قبول کرتے ہوئے۔ بیوگان کے نکاح کیطرف مسلمانوں کی توجہ نہیں۔ حالانکہ اسلام کا حکم واضح ہے۔ بعض لوگ مسلمان کہلا کر بیوگان کے نکاح کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور نکاح سے روکتے ہیں۔ جو سراسر قرآنی تعلیم کے خلاف ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسھن بالمعروف۔ اور حدیث میں ہے۔ الایّم احق بنفسھا۔ کہ بیوگان جو اپنے متعلق فیصلہ کریں۔ اُسمیں تم پر کوئی اعتراض نہیں۔ اور بیوہ کی رائے کو اپنے متعلق فیصلہ کرتے وقت ترجیح حاصل ہوگی۔ جو لوگ باوجود ایسے واضح حکم اور تعلیم کے نکاح کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ سخت نقصان اٹھاتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فلا جناح علیکم فیما فعلن الخ کے ماتحت فرماتے ہیں۔ ”بیوہ کے نکاح ثانی کے متعلق اکثر مسلمان تامل کرتے ہیں۔ یہ رسم بہت ہی بری رسم اور اللہ اور اسکے رسول کے احکام کے خلاف ہے سادات میں سے وہ عورت جس پر کل سادات کو فخر ہے۔ جس سے سیدوں کی اولاد چلی۔ بیوہ تھی۔ مغول کی عظمت کا سلسلہ بھی جہاں سے شروع ہوتا ہے۔ اُن کے مورث اعلیٰ کی بیوی بھی بیوہ تھی۔ جیسا کہ نسل بڑھانے کا عضو مرد کے ساتھ ہے۔ عورت کے ساتھ بھی ہے۔ کھانے۔ پینے۔ پہننے کی خواہش اگر مرد میں ہے تو عورت میں بھی ہے۔ اگر عورت کسی کی سخت بیمار ہو۔ تو مرد کو دوسرے نکاح کی فکر پڑ جاتی ہے۔ اور عورت کے مرنے پر تو کوئی مرد نہیں جو عزم کرے۔ میں نکاح نہیں کرونگا۔ اگر کوئی ایسا ہو۔ تو میں اسے سلیم الفطرت مرد نہیں سمجھتا۔ غرض جب نکاح ثانی سے مرد کی ناک نہیں کٹتی تو عورت کی کیوں کٹنے لگی۔ اس بد رسم کا اثر میں نے اپنے طبی پیشہ میں بہت دیکھا۔ جہاں کئی شریف زادیاں اسقاط حمل کی دوائیاں پوچھتی پھرتی ہیں۔“ (درس القرآن صفحہ ۹۷/۹۸)

احمدی احباب کا فرض ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت تکسب المعدوم کے ماتحت نکاح بیوگان کا انتظام کریں اور اس قرآنی حکم کو عملی رنگ میں قائم کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا ...

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کا تحریر فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی

فضل الٰہی

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت مکمل کورس سولہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۱۸ر جولائی۔ مفتی محمد نعیم صاحب نظربند انبالہ جیل کے نام پنجاب گورنمنٹ کا نوٹس جاری ہوا ہے کہ ان کی میعاد نظربندی میں چھ ماہ کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

بمبئی ۱۸ر جولائی۔ جاپانی نیوز ایجنسی نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ جاپان نے لکڑی کے بائیسکل تیار کر لئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہاتھیوں سے چلنے والی گاڑیاں بھی تیار کی ہیں۔ یہ گاڑیاں پہاڑیوں میں خاص طور پر مفید ثابت ہوئی ہیں اور برما میں استعمال کی جا رہی ہیں۔

ماسکو ۱۸ر جولائی۔ روسی دستے مشرقی پروشیا کی سرحد پر پہنچ گئے۔ سرخ فوج اس وقت مشرقی پروشیا کے قریب لڑ رہی ہے۔ بہت سے روسی دستے جرمن سرحد کے بالکل قریب پہنچ گئے ہیں۔ روسی توپیں لتھونیا کے سابق دارالسلطنت کودنو کے بیرونی مورچوں پر گولہ باری کر رہی ہیں۔

ماسکو ۱۸ر جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گروڈنو پر روسی فوجوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔

ماسکو ۱۸ر جولائی۔ سرخ فوج کے ہائی کمانڈر کو چند جرمن جرنیلوں کے احکام دستیاب ہوئے ہیں۔ جن میں انہوں نے تسلیم کیا ہے۔ کہ ہٹلر نے ہم کو نا واجب حکم دئے۔ جن سے ہمیں شکست ہو گئی۔ اس وقت تک ۲۵ جرمن جرنیل روس میں گرفتار ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۱۸ر جولائی۔ انگلستان میں کسی مقام پر امریکن سولجرز کلب میں تقریر کرتے ہوئے امریکن جرنیل سپٹس نے کہا۔ کہ جنگ کے بعد امریکہ اور انگلستان اس قابل ہونگے۔ کہ ساری دنیا پر حکومت کریں۔ ہم یورپین جنگ کو جلد ختم کرنے کے بعد ایشیا میں جا کر جاپانیوں کو قتل کرینگے اس جرنیل کے بیان پر امریکہ میں کہا جا رہا ہے۔ کہ اس نے نہایت غیر ذمہ داری سے کام لیا ہے۔

لنڈن ۱۸ر جولائی۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہوائی بموں سے جن عمارتوں کا نقصان لنڈن میں ہو رہا ہے۔ انکی مرمت کے لئے معماروں اور مزدوروں کی ایک "فوج" شہر میں لائی گئی ہے۔ ان کیلئے

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

جگہ پیدا کرنے کے لئے پچھلے ایک ہفتہ میں دو لاکھ عورتیں اور بچے شہر سے باہر لے جائے گئے۔

لنڈن ۱۸ر جولائی۔ ماسکو کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ماسکو کی گلیوں سے ۵۷ ہزار جرمن قیدی گذرے۔ لاکھوں شہریوں نے قیدیوں کی یہ پریڈ دیکھی۔

ناگپور ۱۸ر جولائی۔ سخت گرمی کے بعد ناگپور میں ایسی شدید بارش ہوئی ہے۔ جو چھ روز سے مسلسل جاری ہے۔ بارش کی شدت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ پہلے پانچ دنوں میں ۲۳ انچ بارش ہوئی۔

ماسکو ۱۸ر جولائی۔ نیمان کی ٹوٹتی ہوئی ڈیفنس لائن کو بچانے کے لئے جرمن زبردست ٹینک دستے لا رہے ہیں۔ اور خاص جرمنی سے ریزرو فوجیں لائی گئی ہیں۔ تاکہ پرشیا کی طرف روسی فوجوں کی پیش قدمی کو روکا جا سکے۔

لنڈن ۱۸ر جولائی۔ اتحادی ذرائع سے یہ مصدقہ خبر ملی ہے۔ کہ پچھلے فروری سے جرمنی نے کم از کم چھ مرتبہ صلح کی شرائط معلوم کرنے کی مختلف طریق سے کوشش کی ہے۔

لاہور ۱۸ر جولائی۔ سونا ۔۔۴۔۷۵
پونڈ ۔۔۱۲۔۵۰ چاندی ۔۔۔۔ ۱۳۵

امرتسر ۱۸ر جولائی۔ سونا ۔۔۱۲۔۷۷

لنڈن ۱۸ر جولائی۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کل جنوبی انگلستان میں پھر ہوائی بم گرے۔ جن کے پھٹنے سے کچھ افراد ہلاک و مجروح ہوئے۔ چند عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا۔ برطانوی طیاروں نے شمالی فرانس میں ان بموں کے اڈوں پر بمباری کی۔ جنوبی فرانس میں بھی بم گرائے گئے۔

دہلی ۱۸ر جولائی۔ ایک تازہ نیوز پیپر کنٹرول آرڈر سے صفحوں کے حساب سے قیمت مقرر کرنے کی کلاز اڑا دی گئی ہے۔ اب مختلف اخبار اپنی مرضی کے مطابق جتنے صفحوں کی جتنی قیمت چاہیں رکھ سکینگے۔

واشنگٹن ۱۸ر جولائی۔ امریکی سفیر مقیم ٹرکی نے ایک تازہ پریس کانفرنس میں انکشاف کیا ہے کہ ٹرکی اور اتحادیوں کے درمیان اس امر کی خفیہ بات چیت ہو رہی ہے۔ کہ ٹرکی جنگ میں شامل ہو جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ بلقان کی حالت تشویشناک ہے کئی ہزار پناہ گزین رومانیہ وغیرہ سے بھاگ کر ٹرکی میں آ گئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۸ر جولائی۔ یہ انکشاف کیا گیا ہے۔ کہ پچھلے دنوں جن اتحادی ہوائی جہازوں نے جاپان پر بم باری کی تھی۔ وہ ہندوستان کے ہوائی اڈوں سے اڑ کر چین پہنچے تھے۔ ان ہوائی اڈوں کی تعمیر گذشتہ اکتوبر میں شروع ہوئی تھی۔ اور اس سارے پروگرام پر ۶۰ لاکھ روپیہ خرچ آیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ ایسے ۲۷۰ ہوائی اڈے ہندوستان میں تعمیر کئے گئے ہیں۔

سڈنی ۱۸ر جولائی۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے بیان کیا۔ کہ برطانیہ امسال اپنی بہت سی فوجیں بحرالکاہل میں منتقل کر دیگا برطانوی۔ آسٹریلوی۔ امریکی اور چینی فوجیں اس سال جاپان پر بھی ہلہ بول دینگی۔ پچھلے دنوں آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر کرٹن نے جاپان کے خلاف حملہ کی تیاریوں کے متعلق برطانوی سلطنت کا لائحہ عمل دریافت کیا تھا۔ مسٹر چرچل نے برطانوی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگرچہ برطانیہ سب سے پہلے جرمنی سے نپٹنا چاہتا ہے۔ تاہم اس سال جاپان کے خلاف بھی جارحانہ حملہ شروع ہو جائے گا۔ جاپان کے خلاف حملہ کرنے میں چین اور ہندوستان کے اڈے بھی استعمال کئے جائیں گے۔

نوگونگ ۱۸ر جولائی۔ آسام کی تاریخ میں پہلی دفعہ ایک چمار لوکل بورڈ کا ممبر منتخب ہوا ہے۔

راولپنڈی ۱۸ر جولائی۔ مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ سرینگر سے لاہور کو جاتے ہوئے ۲۶ر جولائی کو راولپنڈی پہنچ جائیں گے۔ اور وہاں ایک پبلک میٹنگ میں تقریر کریں گے۔

پٹیالہ ۱۸ر جولائی۔ آڑھتیاں غلہ منڈی نے فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے اس حکم کے زیر اثر کہ وہ زمینداروں سے آٹھ روپے آٹھ من گیہوں خرید کر معمولی منافع پر عوام میں باقاعدہ پرچی کاٹ کر فروخت کریں کاروبار بند کر رکھا ہے۔

واشنگٹن ۱۸ جولائی۔ بحرالکاہل میں ڈچ نیوگنی کے علاقہ میں ہوائی حملے کئے گئے۔ چار چار ہزار ٹن کے فوجیں لے جانے والے دو جہازوں پر حملہ کیا گیا۔ جن کو آگ لگ گئی۔

مغربی یورپ ۱۸ جولائی۔ فرانس کے ایک اہم شہر سالنوں میں بہت زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمنوں نے بہت زور کا حملہ کیا۔ جس سے امریکی دستے بیرونی بستیوں میں آ گئے۔

لنڈن ۱۸ جولائی۔ کل اتحادی ہوائی جہازوں نے شمالی فرانس اور جرمنی میں ریلوں اور سڑکوں کو نشانہ بنایا۔

ماسکو ۱۸ جولائی۔ روسی فوجیں وارسا سے تیس میل دور رہ گئی ہیں۔ وہ پچھتر میل دور شمال کی طرف آگے بڑھ رہی ہیں۔

لنڈن ۱۸ جولائی۔ دسویں اٹلی میں اتحادی فوجوں نے آرنو دریا پار کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۱۸ر جولائی۔ بحرالکاہل کے جزیرہ آئی ٹاپے میں گھری ہوئی فوج نے بچ نکلنے کی کوشش کی۔ مگر اسے ناکام بنا دیا گیا۔

جنوب مشرقی کمان ۱۸ر جولائی۔ اکھرول کے قریب جو جاپانی لڑ رہے ہیں وہ فاقہ کشی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ان کے رسد کے انتظامات میں گڑبڑ پیدا ہو گئی ہے۔ اس لڑائی میں جو جاپانی سپاہی پکڑے جا رہے ہیں وہ بھوک سے نڈھال ہوتے ہیں۔ بیچے کھچے جاپانی جو اکھرول کے پاس گھیرے میں آئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض نے تو خودکشی کر لی ہے۔ اور بعض ہتھیار ڈال رہے ہیں۔ پچھلے دو دنوں میں اٹھارہ جاپانی ٹینکوں پر قبضہ کیا گیا ہے۔ ٹپل کے پاس جاپانی چوکیوں کے لئے لڑائی ہو رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah